Rooh-e-Tahqeeq, Serial No. 12, Vol.04, No.02, 2026

The Role of Women in Ferdowsi's Shahnameh

شاہنامۂ فردوسی میں خواتین کا کردار

Prof. Dr. Muhammad Sabir
Department of Persian, University of the Punjab, Lahore
sabir.persian@pu.edu.pk

Abstract:
The shahnameh by Ferdowsi Tusi is one of the greatest epic masterpieces of Persian language and literature. It recounts the mythical, legendary and historical traditions of ancient Iran. While narrating the stories of kings, heroes, warriors and conquerors, Ferdowsi also assigns exceptional importance to female characters. Ferdowsi does not portray women merely as symbols of beauty or as submissive figures dependent on men. Rather, he presents them as loyal, wise, politically astute, courageous, indepent and compassionate mothers. The characters of Rudabeh, Tehmineh, Manizheh, Farangis, Gordafarid, Homay, Pourandokht and Azarmidokht among others, demonstrate that, in Ferdowsis vision of life, women play significant roles in shaping future generations and influencing political decisions. This article examines the roles and contributions of prominent female characters in the Shahnameh, highlighting their intellectual abilities, courage, loyalty, independence and significance in Persian epic literature.

Keywords: Shahnameh, Ferdowsi, Persian, Language and literature, Rudabeh, Tehmineh, Manizheh, Farangis, Gordafarid, Homay

حکیم ابوالقاسم فردوسی تقریباً(۳۲۹۔۴۱۱ھ / ۹۴۰۔۱۰۲۰ء)ایران کے صوبہ خراسان کے شہر طوس کے گاؤں باژ میں پیدا ہوا۔(۱)وہ فارسی زبان و ادب کا بہت بڑا رزمیہ گو شاعر شمار ہوتا ہے۔ اس کا شاہنامہ، ایرانی تاریخ، اساطیر اور تہذیب کا ایک اہم ادبی سرمایہ اور کارنامہ ہے۔ شاہنامہ قدیم قومی روایات کے تحفظ اور فارسی زبان کی حفاظت اور بقا پر اپنے گہرے اثر کے لحاظ سے ہماری قومی ثقافت کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔ اسی لیے اسے "قرآن عجم" کہا جاتا ہے۔(۲)جس کی رزمیہ داستانوں میں خواتین کے مختلف کردار بھی بیان کیے گئے ہیں جو بادشاہوں کے فیصلوں پر اثر انداز ہوتی ہیں اور وہ جنگی اور سیاسی معرکوں کے نتائج بدل دیتی ہیں۔ بعض اوقات اپنی محبت اور وفاداری کے ذریعے داستان کو نیا رخ دیتی ہیں۔ اس کے ہاں عورت کی شخصیت میں محبت و ایثار، عقل و تدبر اور عزم و استقلال بھی ہے۔ قدیم ایرانیوں نے بیٹی کی نسبت بیٹے کی اولاد کی طرف زیادہ رغبت اور خواہش ظاہر کی تھی۔ ایرانیوں کے ہاں بیٹے کی خواہش کی اہم ترین وجوہات میں سے ایک یہ تھی کہ باپ کے بعد بیٹا جانشین بنتا تھا تاہم اگر کسی کے بیٹا یا پوتا موجود نہ ہوتا جو بادشاہت کا جانشین بن سکے تو پھر بیٹیوں یا شاہی خاندان کی اولاد میں سے کسی لڑکے کو جانشینی کے لیے منتخب کیا جاتا تھا۔(۳)

قدیم ایران میں عورت کو معاشرتی، اقتصادی، مذہبی اور خاندانی زندگی میں اہم مقام حاصل تھا۔ وہ مرد کے ساتھ زندگی کے مختلف شعبوں زراعت، صنعت، دست کاری اور دیگر معاشی سرگرمیوں میں اپنا کردار ادا کرتی تھی۔ قدیم ایرانی روایات میں عورت کے احترام، آزادی اور باہمی مساوات کو اہمیت حاصل تھی۔ اوستا کی تعلیمات کے مطابق مرد اور عورت دونوں کو اخلاقی اور مذہبی ذمہ داریوں میں برابر سمجھا جاتا تھا۔(۴) عورت کو شادی، خاندان، ملکیت اور معاشرتی معاملات

میں بھی حقوق حاصل تھے۔ اگرچہ مختلف تاریخی ادوار میں سیاسی، مذہبی اور معاشرتی تبدیلیوں کے باعث اس کی حیثیت میں فرق آتا رہا۔ بعض ادوار میں عورت کو خود مختاری اور سیاسی اثر ورسوخ حاصل تھا۔ شاہنامہ میں خواتین کی شخصیت کو درج ذیل چند پہلوؤں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

عورت بہ حیثیت ماں:

شاہنامہ میں ماں کا کردار نہایت اہم ہے۔ فردوسی نے مادری محبت، اولاد کے تحفظ، قربانی اور ایثار کو متعدد خواتین کے ذریعے پیش کیا ہے۔

فرانک:

جس کا شوہر آبتین اور بیٹا فریدون تھا۔ ضحاک نے سن رکھا تھا کہ اس کی موت جمشید کی نسل کے ایک لڑکے فریدون سے ہوگی تو وہ اس کے باپ کو قتل کرنے کے بعد فریدون کے قتل کا ارادہ کرتا ہے جس کے تحفظ کے لیے اس کی ماں فرانک، فریدون کو ایک مرغزار کے محافظ کے حوالے کرتی ہے۔ اس کے پاس برمایہ گائے تھی جس کے دودھ سے وہ تین سال بہرہ مند ہوتا رہا۔ ضحاک جب آگاہ ہوتا ہے تو فرانک اپنے بیٹے فریدون کو البرز کے پہاڑ کی طرف لے جاتی ہے اور وہاں ایک نیک آدمی کے حوالے کرتی ہے جو اس کی پرورش کرتا ہے۔

جب فریدون بڑا ہوا تو اس نے اپنی ماں سے اپنے کیانی خاندان کے بارے پوچھا۔ اسے معلوم ہوا کہ ضحاک نے اس کے باپ اور برمایہ گائے کو قتل کیا تھا جس بنا پر وہ ضحاک سے بدلہ لیتا ہے اور اسے نابود کر دیتا ہے۔

یکی مرد دینی بر آن کوہ بود — کہ از کار گیتی بی اندوہ بود
فرانک بدو گفت کای پاک دین — منم سوگواری از ایران زمین
بدان کین گرانمایہ فرزند من — همی بود خواهد سرانجمن
ترا بود باید نگهبان او — پدروار لرزنده بر جان او
پذیرفت فرزند او نیک مرد — نیاورد هرگز بدو باد سرد(۵)

فرنگیس:

وہ افراسیاب کی بیٹی تھی اور پیران کے توسط سے اس کی سیاوش کے ساتھ شادی ہوتی ہے۔ سیاوش کے قتل ہونے کے بعد اس کے ہاں کیخسرو پیدا ہوتا ہے جس کی وہ پرورش کرتی ہے اور اپنے باپ سے انتقام لینے کے لیے تیار کرتی ہے۔ اس کا کردار وفادار، صبر، مادری محبت اور استقامت کی علامت کے طور پر نمایاں ہوتا ہے۔

ودیگر فرنگیس را خواستی — به مهر و وفا دل بیاراستی(۶)

جریرہ:

جو پیران اور گلشـــــهر کی بڑی بیٹی اور سیاوش کی پہلی بیوی تھی، جس کا سیاوش کے ساتھ وصال کا عرصہ بہت کم تھا۔ اس کا سیاوش سے ایک بیٹا "فرود" پیدا ہوا۔

سیاوش کی وفات کے بعد اپنے بیٹے فرود کو باپ کا بدلہ لینے کے لیے ترغیب کرتی ہے۔ پھر فرود، رہام کے ہاتھوں قتل ہو جاتا ہے تو یہ بھی بیٹے کے تکیہ پر جان دے دیتی ہے۔

جریرہ زنی بود مام فرود　　زبھر سیاوش دلش پر زدود(۷)

عورت بہ حیثیت محبوبہ اور شریک حیات:

شاہنامہ کی عشقیہ داستانوں میں عورت کا کردار خاص اہمیت رکھتا ہے۔ فردوسی نے محبت کو محض جسمانی کشش یا وقتی جذبے کے طور پر پیش نہیں کیا بلکہ اسے وفاداری، خودداری، ایثار اور انسانی تعلقات کی مضبوطی سے وابستہ کیا ہے۔

رودابہ:

وہ کابل کے بادشاہ مہراب اور سیندخت کی بہت خوبصورت بیٹی تھی۔ ایرانی سپہ سالار سام کے بیٹے زال کی بیوی تھی اور اس کے ہاں ایران کا جنگجو رستم پیدا ہوا۔ یہاں پر زال اور رودابہ کے عشق کی داستان اور اس کی ماں سیندخت کا اہم کردار پیش کیا گیا ہے۔

دوخورشید بود اندر ایوان او　　چو سیندخت ورودابۂ ماہ روی
بیاراستہ همچو باغ بهار　　سراپای پر بوی ورنگ ونگار(۸)

تہمینہ:

یہ سمنگان کے بادشاہ کی بیٹی اور ایرانی جنگجو رستم کی بیوی تھی جس کے ہاں سہراب پیدا ہوا۔ جب سہراب اپنے باپ رستم کے ہاتھوں قتل ہوا تو وہ بہت گریہ وزاری کرتی ہے۔

بہ مادر خبر شد کہ سهراب گرد　　بہ تیغ پدر خستہ گشت وبمرد
بر آورد بانگ وغریو وخروش　　زمان تازمان او همی شد زهوش
در خانهاراسیہ کرد پاک　　زکاخ وزایوان بر آورد خاک
سرانجام هم در غم او بمرد　　روانش بشد سوی سهراب گرد(۹)

منیژہ:

وہ افراسیاب کی بیٹی اور بیژن کی بیوی تھی۔ وہ مشہور تورانی شہزادی تھی۔ بیژن سے محبت کی وجہ سے اپنے باپ افراسیاب کی مخالفت کا سامنا کرتی ہے۔ جب افراسیاب، بیژن کو کنویں میں قید رکھتا ہے تو وہ اس کا ساتھ نہیں چھوڑتی اور اس کی مدد کرتی ہے۔ رستم، بیژن کو قید سے آزاد کراتا ہے پھر منیژہ اور بیژن دوبارہ مل جاتے ہیں۔ وہ محبت، وفاداری، قربانی اور ثابت قدمی کی علامت ہے۔

منیژہ برهنہ بہ یک چادرا　　برهنہ دوپای وگشادہ سرا
کشید ش دوان تابدان چاهسار　　دودیدہ پر ازخون ورخ جویبار(۱۰)

کتایون:

روم کے بادشاہ کی بیٹی، گشتاسب کی بیوی اور اسفندیار کی ماں تھی۔ وہ ایک وفادار اور باوقار عورت تھی۔ وہ گشتاسب کو اس وقت اپنا شوہر منتخب کرتی ہے جب شاہی اقتدار اس کے پاس نہیں تھا۔ وہ اپنے بیٹے کو جنگ اور خون ریزی نہ کرنے کی نصیحت کرتی ہے اور بیٹے کی موت پر لباس پھاڑتی ہے اور غمزدہ ہوتی ہے۔

چو آگاہ شد مادر وخواهران　　زایوان برفتند بادختران
برهنہ سر وپای بر گرد وخاک　　بہ تن برهمہ جامہ کردند چاک(۱۱)

شیرین:

وہ خسرو پرویز کی محبوبہ اور بیوی تھی لیکن درباری اس کی خسرو کے ساتھ شادی پر خوش نہ تھے۔ شیرین، مریم سے حسد کرتی تھی جس کی وجہ سے اس نے اسے زہر دے کر مار دیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد خسرو بھی اپنے بیٹے شیرویہ کے ہاتھوں قتل ہو گیا، اس کے بعد شیرویہ، شیرین پر عاشق ہو گیا اور شادی کی خواہش کی۔ لیکن شیرین نے اس سے انصاف مانگا اور کہا کچھ شرائط کے بعد شادی کر لوں گی۔ جس میں سے ایک یہ تھی کہ خسرو کی قبر کا دروازہ کھولا جائے، میں بادشاہ کی زیارت کرنا چاہتی ہوں۔ شیرویہ نے کہا کہ ایسا کرنا مناسب ہے تو شیرین نے قبر کے دروازہ کھلتے ہی آہ وزاری کرنے لگ گئی اور خسرو کے چہرے پر چہرہ رکھا اور زہر پی لیا اور وہیں پر فوت ہو گئی۔

نگھبان در دخمہ باز کرد — زن پارسا مویہ آغاز کرد
بشد چھر بہ چھر خسرو نھاد — گذشتہ سخنھا ھمہ کرد یاد
ھمان گاہ زھر ھلاھل بخورد — ز شیرین روانش بر آورد گرد (۱۲)

عورت بہ حیثیت سیاسی مدبر اور سفارت کار:

شاہنامہ میں بعض خواتین ایسی بھی ہیں جو اپنی سیاسی بصیرت اور تدبر سے ریاستی معاملات پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ان خواتین کے کردار اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ فردوسی کے ہاں عورت محض گھریلو زندگی تک محدود نہیں بلکہ وہ سیاسی اور سفارتی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتی ہے۔

ہمای:

وہ بہمن اردشیر کی بیٹی تھی اور اس کو ہمای چہرزاد بھی کہا جاتا تھا اور روایت ہے کہ بہمن اردشیر نے اپنی بیٹی سے شادی کی اور اس سے ایک بیٹا داراب پیدا ہوا جس کو سب سے پوشیدہ رکھا۔

بدین سان ھمی بود تا ھشت ماہ — پسر گشت مانندۂ رفتہ شاہ
نھانی پسر زاد و با کس نگفت — ھمی داشت آن نیکوپی در نھفت (۱۳)

بہمن اردشیر نے وفات سے پہلے سلطنت کا اختیار ہمای کو دے دیا تھا۔ جب وہ فوت ہوا تو ہمای نے سر پر تاج پہنا اور پھر آخر میں اس نے بادشاہت داراب کے سپرد کر دی۔

پوران دخت:

جب اردشیر سوم قتل ہوا تو پھر پوران دخت جو خسرو پرویز کی بیٹی تھی ملکہ بنی اور اس نے پیروز خسرو کو گھوڑے سے گھسیٹا اور وہ ذلت و خواری سے مر گیا۔ پھر چھ ماہ بعد وہ بھی فوت ہو گئی۔

چو شش ماہ بگذشت بر کار اوی — بہ بد ناگھان کژ پر گار اوی
بہ یک ھفتہ بیمار گشت و بمرد — اباخویشتن نام نیکی ببرد (۱۴)

آزرم دخت:

وہ عادل ملکہ تھی۔ سبھی اس کی حکمرانی سے خوش تھے۔ اس نے صرف چار ماہ حکومت کی۔

ھمی بود بر تخت بر چار ماہ — بہ پنجم شکست اندر آمد بہ گاہ (۱۵)

عورت بہ حیثیت جنگجو اور بہادر سپاہی:

شاہنامہ میں عورت کی ایک اہم جہت اس کی جنگی صلاحیت اور شجاعت بھی ہے۔ فردوسی نے بعض خواتین کو ایسے کردار عطا کیے ہیں جو روایتی نسوانی کرداروں سے مختلف ہیں۔ یہ خواتین ضرورت کے وقت ہتھیار اٹھاتی ہیں اور اپنی قومی، خاندانی اور شخصی عزت کے تحفظ کے لیے میدان جنگ میں اترتی ہیں۔

گردآفرید:

وہ کژدہم کی بہادر اور جنگجو بیٹی تھی۔ وہ جنگی لباس پہن کر اور اپنے بالوں کو ٹوپی میں چھپا کر سہراب کے ساتھ قلعہ سفید کی جنگ میں دلیرانہ مقابلہ کرتی ہے۔ آخر کار سہراب، گردآفرید کو قابو کر لیتا ہے لیکن وہ اپنی ہمت نہیں ہارتی۔ وہ ٹوپی اتارتی ہے تو سہراب اس کے بال دیکھ کر حیرت زدہ ہوتا ہے کہ وہ ایک عورت سے لڑ رہا ہے۔ گردآفرید، سہراب کو دانائی سے قلعہ میں لے جاتی ہے اور اسے خبردار کرتی ہے کہ اگر رستم میدان میں آ گیا تو اس کے لیے مقابلہ کرنا مشکل ہو گا۔ بہتر ہو گا کہ تم توران واپس لوٹ جاؤ۔ اسی طرح گردآفرید عقلمندی سے خود اور قلعہ کو بچا لیتی ہے۔

زنی بود بر سان گردی سوار　　همیشه به جنگ اندرون نامدار
کجا نام او بود گردآفرید　　زمانه زمادر چنین ناورید(۱۶)

گردیہ:

وہ بہرام چوبین کی بہن تھی جو بہادر اور جنگجو خاتون تھی، اس نے گستہم سے شادی کی اور اسے قتل کرتی ہے پھر خسرو پرویز سے بھی شادی کی۔

نگه کرد خسرو بر آن زاد سرو　　به رخ چون بهار و به رفتن تذرو(۱۷)

عورت بہ حیثیت اخلاقی اور نفسیاتی کردار:

فردوسی کی کردار نگاری کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ وہ عورت کو محض مثالی شخصیت کے طور پر پیش نہیں کرتے بلکہ ان کے ہاں مثبت اور منفی دونوں طرح کی خواتین موجود ہیں۔ بعض کردار محبت، وفاداری اور ایثار کی علامت ہیں جبکہ بعض حسد، خود غرضی اور نفسیاتی کمزوریوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

سودابہ:

فردوسی، شاہنامہ میں اس کا منفی کردار بیان کرتا ہے جس کے باپ کا نام تو معلوم نہیں۔ فقط یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہاماوران کے بادشاہ کی بیٹی تھی اور کاووس کی دوسری خوبصورت بیوی تھی جس کا سوتیلا بیٹا سیاوش تھا اور اس پر بری نظر رکھتی ہے۔

جس سے بچنے کے لیے بالآخر سیاوش توران چلا جاتا ہے اور وہاں افراسیاب کے ہاں قتل ہو جاتا ہے جس کی اطلاع رستم تک پہنچتی ہے۔ رستم، سودابہ کو کاووس کے محل سے بالوں سے کھینچ کر قتل کر دیتا ہے۔

بر آمد بر این نیز یک روزگار　　چنان بد که سودابهٔ پر نگار
ز ناگاه روی سیاوش بدید　　پر اندیشه گشت و دلش بر درمید(۱۸)

☆☆☆☆☆

حواشی

(۱) شبلی نعمانی، شعر العجم، (نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، ۱۹۷۲ء)، ۸۲؛ نظامی عروضی سمرقندی، چھار مقالہ، بہ سعی واہتمام و تصحیح محمد بن عبدالوہاب قزوینی، (مطبۂ بریل، لیدن، ۱۹۰۹ء)، ۴۷۔

(۲) صفا، ذبیح اللہ، تاریخ ادبیات در ایران، (انتشاراتِ قفنوس، تہران، ۱۳۷۳ش)، ۱۲۲۔

(۳) دالوند، لیلا، الھی پنھان: تصویر زن در شاہنامۂ فردوسی، (انتشارات، تہران، ۱۳۸۹ش)، ۲۰۴۔

(۴) انصافپور، غلام رضا، حقوق و مقام زن در شاہنامہ فردوسی، (وزارت فرہنگ و ہنر ادارۂ کل نگارش، تہران۔ ۱۳۵۵ش)، ۳۔

(۵) فردوسی طوسی، شاہنامۂ فردوسی، بہ کوشش دکتر سعید حمیدیان، (نشر داد، تہران، ۱۳۷۴ش)، ۱: ۵۹

(۶) ایضاً، ۳: ۱۳۶ (۷) ایضاً، ۴: ۳۷ (۸) ایضاً، ۱: ۱۵۹

(۹) ایضاً، ۲: ۲۶۱ (۱۰) ایضاً، ۵: ۳۳ (۱۱) ایضاً، ۶: ۳۱۴

(۱۲) ایضاً، ۹: ۲۹۱ (۱۳) ایضاً، ۶: ۳۵۵ (۱۴) ایضاً، ۹: ۳۰۶

(۱۵) ایضاً، ۹: ۳۰۸ (۱۶) ایضاً، ۲: ۱۸۳ (۱۷) ایضاً، ۹: ۱۸۶

(۱۸) ایضاً، ۳: ۱۴

References

Firdowsi Tusi, Shahnameh Firdowsi, (Tehran: Nashardad, 1374)

Insafiyur, Ghulam Raza, Haqooq o Muqam-e zan dar Shahnameh Firdowsi, (Tehran: Wizarat-e Farhang-o Hunar Idara-e Kul Nigarish, 1355)

Nizami Aroozi Samarqandi, Chahar Muqala, (Ledon: Matba Baril, 1909)

Shibli Nomani, Shair al-Ajam, (Islamabad: National Book Foundation, 1972).

Walwand Laila, Al-hye Pinhan, Tasvir-e Zan dar Shahnameh firdowsi, (Tehran: Intasharat, 1389)

❖❖❖